ہفت روزہ
سوادِ اعظم لاہور

مدیر مسئول
حکیم غلام معین الدین نعیمی
[illegible]
تاریخ ہائے اشاعت
۷-۱۴-۲۱-۲۸ ہر ماہ

سالانہ
سات روپے
فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۶ | ۹ - رجب المرجب ۱۳۸۲ھ | جمعۃ المبارک | ۷ - دسمبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۶

امام اہل سنت اس صدی کے مجدد رہبرِ کامل کون ہیں؟

سرورِ کائنات کا فرمانِ گرامی ہے کہ یہ امت کا یہ عالم ہر صدی کے آخر میں ایک ایسا انسان بھیجتا ہے جو مردہ سنتوں کو زندہ کرتا اور قوم کو بھولی بسری باتوں کو یاد دلاتا ہے۔ وہ مردِ حق تجدید دین کی کٹھن راہوں سے گزرنے پر ملامت کا نشانہ بنتا ہے اور کبھی کبھی تو قید و بند کی کشمکش سے بھی اسے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ چونکہ وہ کوئی سیاسی قیدی نہیں، جو حالات کے تیور سے مرعوب ہو کر حق کو واپس لے لے، بلکہ آمرانہ و جابرانہ طاقتیں خدا کے قدموں پر جھکتی ہیں۔ وہ حق کا پرستار باطل کی تردید اور دین کی حمایت اور گمراہ راہوں کو باطل کرنے میں جرأت بیباک سے کام لیتا ہے۔ غیر تو غیر، اوقات اپنے بھی اس کی مخالفت پر کمربستہ ہوتے ہیں، مگر وہ جو بھی آئے عزم و استقلال کی فولادی چٹان بن کر [illegible] کے بادل امڈتے ہیں، مگر پہلے سے مطلع صاف نظر آتا ہے۔ نہیں معلوم ایسے کتنے طوفان اٹھتے ہیں، مگر اس کی جبینِ استقلال پر بل نہیں آتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی مختصر سی زندگی میں ایسے کارہائے نمایاں انجام دیتا ہے جنکے باعث دنیا اسے "مجدد" کے نام سے پکارتی ہے۔

حدیث مذکورہ بالا سے ثابت ہے کہ آفتابِ نبوت کے غروب فرمانے کے بعد کسی قرن اور صدی کو دین قدسی ہستیوں سے خالی نہ رکھا گیا۔ ملتِ اسلامیہ کی صحیح رہنمائی اور رہبری کے لیے ہر دور تاریک میں کوئی نہ کوئی آفتابِ ہدایت مطلعِ شہود پر آتا رہا۔ اور وقت کی بگڑتی ہوئی فضا کو سازگار بنانے میں یہ نفوس ہی تھے کہ احکامِ شریعت کے سانچے میں ڈھالنے کی انتھک کوشش کرتا رہا۔ اس سلسلہ کی سب سے پہلی کڑی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ گرامی ہے، اور مجددین کی آخری کڑی جسکو یہ اعزاز حاصل ہو سکتا ہے وہ امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کا نام نامی اسم گرامی ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بعد اعلیٰحضرت رحمہا اللہ کی درمیانی صدیوں میں امام شافعی، امام فخرالدین رازی، امام غزالی، ابوبکر باقلانی، یہاں تک کہ سب سے بعد حضرت مجدد الف ثانی جیسے بلند پایہ حضرات اپنے اپنے وقت میں احیاءِ دین فرماتے رہے، اور قریب قریب ہر ایک کی جدوجہد [illegible] آسمانِ ہدایت کے ان چمکتے ہوئے ستاروں پر غبار اڑانے کی کوشش کی گئی، مگر "الحق یعلو ولا یعلیٰ" حق خود بلند ہوتا ہے، وہ کسی کے بلند کرنے سے عظمت و رفعت کی بلندی پر نہیں پہنچتا اور نہ کسی باطل کی ہرزہ سرائی سے اس کی صداقت پر پردہ پڑتا ہے۔ [illegible] نے ان کا مقابلہ کیا، بالآخر ایک صبح ایسی نمودار ہوئی، جس کی روشنی نے تاریکی کا پردہ چاک کر دیا اور ان کے کارہائے نمایاں کے سامنے مخالفین کی بھی گردنیں جھک گئیں۔ چنانچہ امام اہل سنت کے متعلق بھی مخالفت کے باوجود اعتراف کیا گیا، اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ وہ مولانا احمد رضا خاں صاحب قلم کے بادشاہ تھے، جس مسئلہ پر قلم اٹھایا اس کا کوئی گوشہ بھی تشنہ نہ چھوڑا۔

تحفۂ سلام برامام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی

از جناب ڈاکٹر کیفی صاحب اکبر شاہ آبادی

سلام اس پر کہ جس نے خدمت تجدید ملت کی
سلام اس پر کہ جس نے راہ دکھلائی شریعت کی
سلام اس پر کہ جس نے عزت شان نبوت کی
سلام اس پر کہ جس نے رہبری کی اہل سنت کی
سلام اس پر کہ جس نے رمز قرآں کو بتلایا
سلام اس پر کہ جس نے رد کئے عذر و دلائل کے
سلام اس پر کہ جس نے رد کیے باطل عقائد کو
سلام اس ذات پر جو واقف رمز حقیقت تھی
سلام اس ذات پر جو رمز آگاہ شریعت تھی
سلام اس ذات پر جو صاحب عشق و نبوت تھی
سلام اس ذات پر جو جلوہ سامان عقیدت تھی
سلام اس پر کہ جس کے نور سے عالم پر زمانہ ہے

سلام اس پر کہ جس نے خدمت تبلیغ سیرت کی
سلام اس پر کہ جس نے راہ دکھلائی طریقت کی
سلام اس پر کہ جس نے حرمت عالی رسالت کی
سلام اس پر کہ جس نے قوم کو تعلیم ملت کی
سلام اس پر کہ جس نے معنی مستور سمجھایا
سلام اس پر کہ جس نے [illegible] دلائل کے
سلام اس پر کہ جس نے [illegible]
سلام اس ذات پر جو ہادی راہ طریقت تھی
سلام اس ذات پر جو بانیِ دین فطرت تھی
سلام اس ذات پر جو شاہ حسن و محبت تھی
سلام اس ذات پر جو صاحب چشم بصیرت تھی
اور اس کیفی کو بھی جس سے عقیدت والہانہ ہے

نذرِ عقیدت

[illegible]

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اس سے سوا تم ہو
غریق بحر الفت مست جام بادۂ وحدت
جو مرکز ہیں شریعت کا مدار اہل طریقت کا
یہاں آ کر ملیں بحریں شریعت اور طریقت کی
حرم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلۂ و کعبہ
عرب میں جا کے ان آنکھوں نے دیکھا جسکی صورت کو
عیاں ہے شان صدیقی تمہاری شان تقوے سے
جلالِ حیدری [illegible]
[illegible] ہر سو سر منظر
تم ہی نے جمع فرمائے نکات و رمز قرآنی
[illegible] حسینی میں
تم ہی پیدا ہوئے ہو علم حق الشان عالم میں
[illegible]
[illegible]
علیہ [illegible] کہ اپنے آستانہ کو

قسیم جام عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو
حبیب خاص منظور حبیب کبریا تم ہو
جو محبوب حقیقت کا ہے وہ قطب الاولیا تم ہو
ہے مجمع بحرین [illegible]
جو قبلہ اہل قبلہ کا ہے وہ قبلہ نما تم ہو
وہ مسلک [illegible] تم ہو وہ تقویٰ بے بہا تم ہو
[illegible] وہ فیض لقا تم ہو
وہ قطب وقت اے [illegible] اولیا تم ہو
[illegible] تم ہو
[illegible] شمشیر خدا تم ہو
[illegible] وہ تاج خیر و غالم ہو
[illegible] حضرت عثمان کا تم ہو
[illegible] تم ہو
امام اہل سنت نائب غوث الوریٰ تم ہو
بھکاری کی بھر دو جھولی گدا کا آسرا تم ہو
نہیں پھیرا کوئی محروم ایسے باسخا تم ہو
کرم فرمانے والے حال پر اپنے شہا تم ہو

اعلیٰحضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ کے قلم کی پختہ کاری

اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی شانِ تجدید پر قلم کی پختگی کا اعتراف ہی روشن دلیل ہے۔ چونکہ امامِ اہلِ سنّت کا مجدد ہونا محض صحبت یا امارت، ریاست یا کثرتِ تلامذہ و حلقۂ ارادت کی وجہ غرضیکہ اس قسم کے دوسرے معاملات پر مبنی نہیں۔ بلکہ کشورِ علم کا تاجدار جو وقت سیفِ قلم لے کر رزمگاہِ حق و باطل میں اترا ہے اپنے تو اپنے غیروں نے بھی گھٹنے ٹیک دیئے، اور تجدید تو یہی ہے انسان کی اس صفت [illegible] کا اصل قوت سے وہ وقت کی بڑی سے بڑی طاقت سے ٹکرا جاتا ہو کر حق و باطل کے درمیان خطِ امتیاز کھینچتا ہے۔ یہی وجہ ہے جو اعلیٰحضرت کی تصنیف و تالیف تقریر و تحریر میں نمایاں حیثیت سے اجاگر ہے۔ اور اسی وجہ گراں مایہ سے ہر اس شخص کا دامن بھرپور ہو سکتا ہے جس نے درسِ نظامیہ کی کتب متداولہ کی حرف بحرف تعلیم حاصل کی ہو، یہ خدا کی ایک بخشی ہوئی طاقت ہے جو احیاءِ سنّت کی خاطر کسی برگزیدہ بندہ کو دی جاتی ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔ یہ اللہ کا ایک فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ ان برگزیدہ شخصیتوں میں فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ العزیز کا بھی نام نامی ہے۔

الحاد و بدعتی کی مصیب فضا، کفر و شرک کی گھنگھور گھٹا، بات بات پر شرک و بدعت کے فتوے دیئے جاتے، استمداد و ندا، میلاد و قیام، ختمِ نبوت، علمِ غیب جیسے قطعی [illegible] مسائل پر [illegible] کے دروازے کھل گئے تھے، بلکہ اخبار و پریس کی طاقت پر بچے بچے مسلمانوں کو بدعتی و مشرک کہا جاتا تھا۔ اور یہ فتاوے کیوں نہ دیئے جاتے [illegible] انگریز سے سازباز تھا، علماءِ اہلِ سنّت پوری طاقت سے انگریزی سامراج کو مٹانا چاہتے تھے، چنانچہ مجاہدِ جلیل حضرت علامہ فضلِ حق خیرآبادی اور [illegible] فرما چکے تھے جس کی پاداش میں وہ جزائر انڈمان میں [illegible] مصیبتیں جھیلیں، اور بہت سے حق پرست مسلمانوں کو پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیا گیا۔ علماءِ اہلِ سنّت کا شیرازہ منتشر تھا، ایک جنگ ختم ہو چکی تھی، علم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے، ایک دوسرے کے حالات سے بے خبر [illegible] تھے، اور ملک کی دوسری [illegible] انگریزوں کے ہاتھ کٹھ پتلی بنی ہوئی تھی [illegible] گورنمنٹ کی نوازشات سے دامن بھرپور تھا، موقع غنیمت جان کر عقائدِ باطلہ کو پھیلانا شروع کر دیا۔ اب [illegible] کتب مصنف ہو چکے تھے۔ [illegible] بازی کا بازار گرم ہوتا۔

غرضیکہ زمین بہت [illegible] رحمت باری کے منتظر تھے اہلِ سنّت کا [illegible] حق پرستوں کی آنکھیں [illegible]۔ [illegible] رسولِ پاک کے فدائی [illegible] حضرت نبوت [illegible] گمراہ ہو رہے تھے، عظمت، ولایت [illegible] کہنے [illegible] یا رسول اللہ کے نعرے تھے، یا الوث المدد کی صدائیں تھیں، ادھر دوسری طرف انگریزوں کی گود [illegible] کی [illegible] جاری تھی۔ —— مقابلہ آسان نہ تھا [illegible] حق کا دل [illegible] زیادہ سخت تھا۔

[illegible] اہلِ سنّت کے [illegible] ہے، ہاں تک کہ سرزمینِ بریلی کا مقدر [illegible] بیچ ہوچکی۔ [illegible] آسمانِ ہدایت پر [illegible] ایک [illegible] ہندوستان [illegible] ایک ماہتاب [illegible] اور جنوب و شمال کو اپنی [illegible] سے منور کیا۔ آیا، کون آیا؟ وہ [illegible] کے دربار [illegible] ہاں وہ آیا، جو سفینۂ سنّت کا ناخدا بن کر آیا [illegible] کا دھنی بن کر آیا —— جس کو ہماری زبان میں امامِ اہلِ سنّت، مجددِ دین و ملت احمد رضا عبد المصطفےٰ مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب قدس سرہٗ العزیز کے نام نامی سے یاد کیا جاتا ہے [illegible]

ہمارا ایجنٹ بنئے

ایجنٹوں کی ضرورت

● —— ۲۵ فیصد کمیشن دیا جاتا ہے

● —— پرچوں کی واپسی نہیں ہوگی

● —— [illegible]

اعلیٰحضرت کی مقدس زندگی پیکرِ علم و عمل تھی۔ علماءِ عرب و عجم نے خراجِ عقیدت پیش کیا جس کی بیّن شہادت "حسام الحرمین" ہے جس میں علماءِ حرمین نے اعلیٰحضرت کے خداداد علمی تبحر کا اعتراف فرمایا۔ بلکہ آپ کے علمی فضل و کمال کا اعتراف کرتے ہوئے تقریظات کا مقدمہ شامل [illegible]

اعلیٰحضرت کے عہدِ زندگی پر مختلف لوگوں نے اپنے اپنے انداز سے گفتگو کی ہے۔ لیکن دیکھئے، میری نگاہ میں اعلیٰحضرت جنستانِ علم و ادب کے ایسے شاداب و بے مثل گلدستہ ہیں جن کی وجہ سے انھیں جمیع محاسن و جملہ کمالات کہا جا سکتا ہے۔ متبحر عالم، جید فاضل، مفتی وقت، حافظ، فقیہ زماں، ماہرِ علوم [illegible]، جامعِ معقول و منقول، آفتابِ شریعت، ماہتابِ طریقت، غرضکہ عربی گرامر سے لیکر ادب، معانی و بیان و بدیع، فقہ، تفسیر و حدیث، منطق و فلسفہ، [illegible] و تکسیر، ہیئت و ریاضی سب پر یکساں نگاہ تھی۔ اور ہر ایک میں مہارتِ تامہ و کمال حاصل تھا۔ [illegible] اس باب میں آپ کا ہم پلہ نہیں۔ لیکن ان تمام محاسن کے ساتھ ایک اور بھی [illegible] طاقت قدرت کی طرف سے ودیعت تھی، جو اعلیٰحضرت اور آپ کے دوسرے ہمعصر علماء کے درمیان خطِ فاصل کھینچتی ہے، وہ ہے آپ کا مجدد کامل ہونا۔

ایک مجدد کی پہچان کیا ہے اور سمجھنے کے لئے ہم نظروں میں جھکا کے گرد و پیش ماحول [illegible] نکل جائے، غرضیکہ ایسے صحیح احوال کا اندازہ نہ ہو سکے گا [illegible] کا اہم تجدید پر بحث کرنی [illegible]

اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی زندگی کا خلاصہ [illegible] احقاقِ حق و ابطالِ باطل ہے۔ زندگی سے مراد آپ کی تصنیف و تالیف، تقریر و تحریر اور وہ روایات جو کہ ہم تک پہنچی ہیں جن کا دوسروں کا مشن ہے، اس خصوص میں اعلیٰحضرت کے متقدمین میں علامہ فضلِ حق خیرآبادی اور مولانا فضلِ رسول بدایونی کا بھی نام لیا جا سکتا ہے۔ لیکن علامہ فضلِ حق کی تاریخ [illegible] کہا جاتا ہے کہ زندگی کے دوسرے نقوش کا نگاہ [illegible] جائزہ نہیں لے سکتی، اور مولانا فضلِ رسول بدایونی کی زندگی پر تصوف و کرامات کا [illegible] زندگی کے دوسرے نقوش [illegible] علامہ فضلِ حق خیرآبادی کی نگاہ میں ایمان ومنطق کے [illegible] تاریخ میں [illegible] جنگِ آزادی [illegible] مولانا فضلِ رسول بدایونی علماء کے طبقہ میں [illegible] عالم [illegible] کی جگہ پاتے ہیں، لیکن امامِ اہلِ سنّت مولانا احمد رضا خان صاحب عالمِ شریعت، شیخِ طریقت، مشعلِ معظم، [illegible] حاکم و محکوم، ایک بے خبر [illegible] سے لیکر تاجر و ملی [illegible] کی نگاہ میں مجددِ کامل سمجھے جاتے ہیں۔

میں نے مقدمہ کی فہرست میں کسی اور کا اضافہ اس لئے نہیں کیا چونکہ اصولی موازنہ کا [illegible] تقاضا ہے کہ نقاد کا نقد سے [illegible] کا طریقہ، اور بے خبر [illegible] موازنہ کیا جائے۔ غرضیکہ رد ایسے مقابل جو کسی ایک وصف میں شریک ہوں یا امکانِ شرکت ہو ایسی ہی شخصیتوں کو ایک دوسرے کے مقابل لایا جا سکتا ہے، جو کہ اعلیٰحضرت کے کارِ تجدید میں نمایاں پہلو عقائدِ باطلہ کی تردید کا حاصل ہے، اس بارے میں اگر کسی کو آپ کا شریک و سہیم قرار دیا جا سکتا ہے تو علامہ فضلِ حق اور مولانا فضلِ رسول بدایونی کو۔ لیکن ان دونوں کی زندگی میں یہ حصہ جزوی حیثیت سے نظر آتا ہے اور اعلیٰحضرت کی پوری زندگی احیاءِ سنّت اور رد باطل کی آئینہ دار ہے۔ یہ موازنہ [illegible] نہیں ہے بلکہ محض رد مخالف کے مخصوص شعبہ سے متعلق ہے۔

امامِ اہلِ سنّت کا کارِ تجدید [illegible] برس کی عمر سے لیکر زندگی کے آخری لمحات تک جاری رہا [illegible] جذبۂ [illegible] زندگی کی طرح [illegible] جہاد کرتی رہی۔ اللہ اکبر [illegible] حق کی مجاہدانہ تاریخ [illegible] کتنے صاحبِ کمال آسمان بن کر چھائے تھے، مگر شمشیرِ حق کی ایک ہی ضرب [illegible] کا پانسہ پلٹ دیا۔

[illegible] کی عظیم ترین شخصیت، جس کو امام السلف کہا جا سکتا ہے، ڈاکٹر مولانا اقبال [illegible] [illegible] کی بابت [illegible] جو وقت ہندوستان کے محبوب لیڈر مولانا محمد علی جوہر [illegible] تحریکِ خلافت کی قیادت اپنے ہاتھ لئے تھے، اور [illegible] کے [illegible] کے اجتماع میں ہندی مسلمانوں کے دوش بدوش تھے۔ ایسے نازک وقت میں حضرت [illegible] تحریکِ خلافت کے ایک جزو بن گئے تھے۔ لیکن اعلیٰحضرت کی حقیقت شناس نگاہ [illegible] حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی [illegible] حضرت مولانا عبد الباری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ گرامی میں [illegible] قربان جائیے ان حق پرستوں کی للّٰہیت پر کہ ذرہ بھر بھی لینے والے کسی شخصیت کے سامنے جھجک [illegible] رجوع کر لیا اور کسی قسم کی شرم و عار [illegible] اعلیٰحضرت کی [illegible]

سلطان الساکلین حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ العزیز

ہر سال پہلی رجب سے ۶ رجب تک اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس ہوتا ہے اور ہزاروں بندگان خدا اس برگزیدہ ہستی کی درگاہ عظمت پناہ میں اپنی عقیدت کی نیاز پیش کرنے حاضر ہوتے ہیں۔ ان میں فقیر بھی ہوتے ہیں امیر بھی، مالدار بھی مفلس بھی، شاہ بھی گدا بھی۔ یہ سلسلہ تقریباً سات سو سال سے جاری ہے۔

تاریخ مطالعہ سے ظاہر ہے کہ دنیا میں انقلاب پیدا کرنے والی ہستیاں اس وقت ظہور میں آئی ہیں جب کہ دنیا میں فتنہ و فساد کی تاریکی بہت زیادہ چھا چکی ہے۔ گویا کہ قدرت ایسی ہستیوں کو ایک خاص مشن کی تکمیل کی غرض سے عرصۂ ظہور میں لاتی ہے۔ حضرت خواجہ کی ولادت بھی ایسے ہی زمانہ میں ہوئی تھی جب کہ دنیا میں ہر سو فتنہ و فساد برپا تھا۔ چھٹی صدی ہجری کا زمانہ وسط ایشیا میں طرح طرح کی آفتوں اور مصیبتوں کا زمانہ تھا۔ سیستان کے حکام خطائیوں کے ہاتھوں زندہ گرفتار ہو گئے تھے۔ دولت سلجوقیان کی یادگار سلطان سنجر خطائی تاتاریوں سے شکست کھا کر ۵۳۶ھ میں بے سر و سامانی کے ساتھ بھاگ نکلا تھا اور خراسان کے شہروں پر تاتاریوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔ خراسان کی حالت نازک ہو رہی تھی۔ ۵۴۸ھ میں شہر مشہد میں اور نیشاپور کو غزوں نے بے رحمی کے ساتھ لوٹ لیا تھا۔ بڑے بڑے علماء، فضلاء، زہاد و ابدال شہید کر ڈالے گئے تھے۔ نیشاپور کو خاک میں ملا دیا گیا تھا۔ مسجدیں برباد کر دی گئی تھیں۔ الغرض یہ زمانہ ایشیا کے لئے بڑی ذلت اور مصیبتوں کا زمانہ تھا۔ اسی پر آشوب زمانہ میں اس بزرگ کا ظہور جس کو قدرت نے مخلوق خدا کو روحانی سکون پہنچانے کے لئے مامور کیا تھا، عمل میں آیا۔

تاریخ ولادت

حضرت بمقام سنجر تاریخ ۱۴ رجب ۵۳۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام نامی سید خواجہ غیاث الدین حسن اور والدہ کا نام ام الورع ماہ نور تھا۔ خواجہ غیاث الدین نے ۵۴۴ھ میں بمقام نیشاپور وفات پائی اور خواجہ بزرگ کو ان کے ترکہ میں ایک باغ اور ایک پن چکی حاصل ہوئی۔ ایک دن آپ اس باغ میں اپنے کام میں مشغول تھے کہ دفعتاً ایک مجذوب ابراہیم قندوزی تشریف لائے۔ ملاقات کے دوران میں آپ مجذوب سے بلکہ ایسی لو لگی کہ حضرت باغ اور پن چکی بیچ کر اس کی قیمت غریبوں اور مسکینوں پر تقسیم کر کے خود طلب علم کے لئے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔

سمرقند کا سفر

نیشاپور سے نکل کر آپ سمرقند تشریف لے گئے اور کامل سترہ سال سمرقند و بخارا کے مختلف علماء سے درس لیا۔ یہاں سے بغداد پہنچے اور حضرت خواجہ عثمان ہارونی کی خدمت میں جا کر مرید ہو گئے جو حاجی شریف زندنی کے خلیفہ تھے۔ جن کا سلسلہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی تک پہنچتا ہے۔ سلسلہ چشتیہ کے تمام مشائخ چشتی کہلاتے ہیں۔ خواجہ رحمۃ اللہ علیہ بیس سال تک اپنے مرشد کی خدمت میں حاضر رہے اور ریاضت و مجاہدہ میں لگے رہے۔ جب مرشد نے تبلیغ اسلام کا حکم دیا اور آپ اس کام کے قابل ہو گئے تو رخصت کی اجازت ملی۔ رخصت کے بعد خواجہ صاحب نے حرمین شریف کی زیارت کی۔ پھر بغداد، اصفہان، خرقان، استرآباد، ہرات، سبزوار اور غزنی ہوتے ہوئے اور یہاں سے لاہور کی جانب رخ کیا جہاں داتا گنج بخش کے مزار پر چالیس روز چلہ کھینچا۔ لاہور میں کچھ عرصہ قیام کر کے دہلی، بعد ازاں اجمیر تشریف لائے۔ اس وقت حضرت کے ساتھ چالیس مخلصین کی ایک مختصر سی جماعت تھی جو حضرت کے ہم خیال پیر بھائیوں اور مریدوں پر مشتمل تھی۔ دہلی اور اجمیر پر راجپوت حکمران تھے۔ اس وقت ہندوستان کی حالت بہت خراب تھی۔ شمالی ہندوستان میں دولت غزنویہ کا خاتمہ ہو رہا تھا اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں بھی ہر جگہ خونریزی کا بازار گرم تھا۔ طوائف الملوکی رائج تھی۔ روحانی زندگی میں جمود طاری تھا۔ خواجہ صاحب نے اجمیر میں تقریباً ۴۵ سال تک اپنا کام جاری رکھا۔ زہد کا یہ عالم تھا کہ ہر آٹھویں دن صرف ایک جو کی روٹی کھایا کرتے تھے۔

پوشاک

حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ خواجہ صاحب کی پوشاک صرف ایک دوتائی ہوتی تھی۔ اگر یہ دوتائی کہیں سے پھٹ جاتی تو حضرت اس کو خود ہی پیوند لگا لیتے۔ جو شخص آپ کی صحبت میں بیٹھتا وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ آپ کے اخلاق حسنہ، اطاعت الٰہی اور ذوق محبت خدا کا شوق، تزکیۂ نفس ہر مسلمان کو اپنا غلام بنا لیتے تھے۔ آپ ہر شخص کی مدد کرتے تھے اور اکثر ارشاد فرماتے کہ درویش وہ ہے جو اپنے دروازے سے کسی کو محروم نہ لوٹائے۔

ایک بار ایک حاجتمند کی درخواست پر حضرت خود تشریف لے گئے اور حضرت قطب الدین سے فرمایا کہ حاکم وقت سے سفارش کر کے اس شخص کا کام کرا دو۔ حضرت قطب الدین نے عرض کیا کہ حضرت اتنی سی بات کے لئے اتنا لمبا سفر اور اتنی تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت تھی۔ بندہ یہاں حاضر تھا۔ خبر بھجوا دیتے۔ تو فرمایا قطب الدین میں اگر خود نہ آتا تو اس نیک کام میں ثواب کا مستحق کیسے ہوتا!

عقیدتمندی

آپ کے زمانہ میں خاندان غلاماں اجمیر پر حکمرانی کرتا تھا۔ قطب اور التمش دونوں خواجہ صاحب کے عقیدتمند تھے۔ آپ کے وصال کے بعد اجمیر سلاطین دہلی کے زیر اقتدار رہا۔ بعد ازاں سلاطین مانڈو (مالوہ) کے قبضہ میں آیا۔ ان سلاطین نے خواجہ صاحب کے مقبرہ کی تعمیر میں روپیہ کثیر صرف کیا اور اکثر یہاں زیارت کے لئے آیا کرتے تھے۔ ۱۵۵۶ء میں اجمیر شریف شاہان مغلیہ کے قبضہ میں آیا۔ اس عظیم المرتبت ولی کے مزار پر سر نیاز خم کرتے تھے۔ اور اس آستانہ عالیہ پر جبیں سائی کو اپنے لئے باعث شرف و سعادت سمجھتے ہیں۔

بادشاہ اکبر کی عقیدت

بادشاہ اکبر اپنے دور حکومت کے چھٹے سال میں پہلی مرتبہ اجمیر آیا تھا۔ چودھویں سال میں وہ فتح پور سیکری سے اجمیر تک شہزادہ سلیم کی، جو بعد میں جہانگیر کے نام سے موسوم ہوا، پیدائش کے متعلق ایک منت کی تکمیل کے لئے پیادہ آیا تھا۔ شہزادہ کا نام شیخ سلیم چشتی کے نام پر رکھا گیا تھا، جو سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ تھے اور جن سے اکبر کو بہت عقیدت تھی۔ اسی طرح اکبر کے دوسرے شہزادے دانیال کی پیدائش خواجہ صاحب کے مجاوروں کی جماعت کے ایک فرد حضرت شیخ دانیال کے گھر میں ہوئی۔ یہ مکان درگاہ شریف کے مشرق و جنوب واقع ہے۔ آج بھی شاہی محل کے نام سے موسوم ہے۔ اکبر نے اس شہزادہ کا نام دانیال انہیں بزرگ کے نام پر رکھا۔

جو شان اس بارگاہ عظمت پناہ میں ہے وہ کسی شہنشاہ کے دربار میں بھی نہیں آئی ہے۔ زندگی میں سلاطین وقت آپ کے حلقہ بگوش رہے اور آج بھی امیر و غریب آپ کی درگاہ میں خراج عقیدت ادا کرنا باعث سعادت خیال کرتے ہیں۔ (ماخوذ)

یا خواجہ رضی اللہ عنہ

(از مولانا محمد صابر صاحب نسیم بستوی بھارت)

کھڑے ہیں سر کو جھکائے غلام یا خواجہ
قبول کیجئے سب کا سلام یا خواجہ

تمہارے در کی غلامی سے ہم کو کیا ہے
پئیں گے عشق و محبت کا جام یا خواجہ

ہو شوق دل کو نگاہوں میں ہیں جلوہ گری
تری گلی کی حسیں صبح و شام یا خواجہ

امید رحم و کرم دل میں لے کے آئے ہیں
کرم ہو رحمت خیر الانام یا خواجہ

سرور و کیف کی جب دل میں لہر اٹھتی ہے
لبوں پہ آپ کا آتا ہے نام یا خواجہ

گلی گلی میں تری بخششوں کا چرچا ہے
ہے خلق پر ترا فیضان عام یا خواجہ

کہ ہے حضور جو ناکام آرزو والے
ترے کرم سے ہوئے شاد کام یا خواجہ

تمہارے ایک اشارے سے روز بنتے ہیں
ہزاروں بگڑے ہوئے میرے کام یا خواجہ

اسیر رنج و بلائے جہاں ہے برسوں سے
نسیم آپ کے در کا غلام یا خواجہ رضی اللہ عنہ

رباعی

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سر داد نداد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰحضرت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا

ایک ایمان افروز و درد انگیز مقالہ

اعلیٰحضرت مجدد دین و ملت نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت سے جیسے تجدید دین کا منصب جلیلہ [illegible] ... کی آدھی صدی تک [illegible] اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک [illegible] تنقید اور آپ کے فضائل و کمالات [illegible] کی حمایت و عظمت و فضائل [illegible] تھے۔ اور اسلام کے لباس میں دشمنان اسلام ... اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کا [illegible] تھے اور بھولے بھالے مسلمانوں کو کفر و ارتداد کے گڑھے میں دھکیل رہے تھے ایسے ... خطرناک اعداء ... اعلیٰحضرت نے تحفظ ناموس رسالت، خدمت دین و تبلیغ اسلام کا فریضہ جس ... جانفشانی کے ساتھ انجام دیا ... اعلیٰحضرت کے علم و فضل ... محبت امت، ہمدردی ملت ... [illegible] ...

آہ۔ آہ۔ آہ اے اسلام کیا ہوئی تیری قوت ... [illegible] ... کیا ہوئی تیری حلاوت ...

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

اور ایک دن وہ تھا کہ ... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں ... [illegible] ... اسلام کے لباس میں ... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... [illegible] ... مسلمان ... [illegible] ... اللہ ... [illegible] ... اعلیٰحضرت ... [illegible]

[illegible] ... دشمنان خدا و رسول (جل و علی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی محبت ... اور پیارے حبیب رؤف رحیم (جل و علی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی محبت و عظمت ... [illegible] ... اعلیٰحضرت ... [illegible]

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ ... [illegible] ... محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

[illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت ... [illegible]

دیکھو وہ آمنہ خاتون کی آنکھوں

کا نور ... [illegible] ... اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے میرے رب میری امت ... صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... کبھی کسی کا باپ ... استاد ... آقا ... بادشاہ ... مرید ... غلام ... نوکر ... رعیت ... کا ایسا خیال کیا ... [illegible] ... علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ... [illegible] ...

قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ... [illegible] ... اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ... میری امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... [illegible] ... باپ ... استاد ... آقا ... حاکم ... بادشاہ ... شاگرد ... مرید ... غلام ... نوکر ... رعیت ... [illegible]

[illegible] ... اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ... [illegible] ... کسی کا باپ ... استاد ... آقا ... حاکم ... بادشاہ ... شاگرد ... مرید ... غلام ... رعیت ... عاشق اللہ ... [illegible]

دیکھو تو ماں باپ تمہیں کہاں تک چاہتے ہیں ... [illegible] ... تمہاری ... [illegible] ... تمہاری محبت سے باز نہ آئے ... نہ ہو ترک نہ فرمائے۔

سنو۔ وہ کیا فرماتا ہے ... اِلَیَّ هَلُمَّ اِلَیَّ ... میری طرف آؤ ... [illegible] ... کسی کا باپ، استاد، پیر، آقا، عالم، بادشاہ ... شاگرد، مرید، غلام، نوکر، رعیت کا ایسا خیال کیا ... [illegible] ... قیامت ... [illegible] ... اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ... [illegible]

اس دن وہی پیارا حبیب صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم ... [illegible] ... اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا ... شفاعت ... [illegible] ... صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... [illegible]

(باقی ہے)

اعلیٰحضرت اکابر علمائے حرمین کی نظر میں

عرب میں جا کے ان آنکھوں نے دیکھا جس کی صولت کو
عجم کے واسطے لاریب وہ قبلہ نما تم ہو

دنیائے اسلام کے مراکز اعظم مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں کسی دنیا کے تاجدار و سیاسی اقتدار کے بزرجمہر اپنے علم و فضل اور تکمیلی بیاراتی کی بنا پر بیعت محبوبیت کا درجہ حاصل کر لیں تو یہاں کے عوام و خواص اہل علم ہی نہیں بلکہ اکابر علماء و مشائخ کی نظروں میں محبوب ہونا ایک ایسی عظیم الشان سعادت ہے کہ جس سے بہت کم حضرات نوازے جاتے ہیں۔ یہ سچ ہے الحمد للہ! کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے صدقے جا بجا جس مقبول مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اسی سعادت عظمیٰ کا حصہ دار عطا فرمایا۔ آپ کو علمائے حرمین کے دلوں کا محبوب بنایا اور ان کی نظروں میں آپ کا مقام بہت بلند فرمایا چنانچہ ان حضرات نے دل و جان سے محبت کے ساتھ آپ کا بے حد احترام فرمایا ہے۔ آپ کے حق میں جو کلمات ارشاد فرمائے ہیں ان سے جن زبردست القاب و آداب کے ساتھ آپ کو یاد فرمایا ہے۔ ذیل میں اس کا مختصر سا بیان ہے۔ جس سے آپ کی عظمت و جلالت شان اور برگزیدہ و بلند پایہ شخصیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مولانا ابو الخیر احمد خطیب امام مسجد حرام مکہ مکرمہ

وقت کا امام احمد رضا جس کی روشنی سے جگمگا رہی ہے اور مشہور کامل کتاب ہے۔ احمد رضا خاں جو امر بالمعروف ہے اس کے کلام کا موتی ہر ایک کے حصّے کے جواہر سے مطالعت رکھتا ہے یا یکتا موتی و کھرے ہوئے نگینوں کے عین ہے جیسا چاہا ہو معروف کا آفتاب جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا ہے علموں کی مشکلات ظاہر و باطن کا نجات کا خوب ہے وہ اللہ تعالیٰ اس کی مصنفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے اور اس کی زندگی سے عالم جہان کو بہرہ مند کرے۔

مولانا صالح کمال مفتی حنفیہ مکہ مکرمہ

"عالم علامہ فضائل کا دریا، علماء علمائے گرامی کی نظر کی ٹھنڈک مولانا الشیخ المحقق زمانہ کی برکت، امام پیشوا احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے بشارت رکھے ہر بری و ناگوار باتوں سے اسے بچائے، اور مسلمانوں کے لئے مضبوط قلعہ بنا کر رکھے۔"

مولانا محمد سعید بابصیل مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ

"علامہ کامل استاذ ماہر جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی طرف سے جہاد و جدال کرتا ہے میرے بھائی میرے سردار شیخ احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ اسے اس کے بیان پر عمدہ جزا عطا فرمائے۔"

مولانا عابد حسین مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ

"اس قسم کے زمانہ میں دین متین کو زندہ کرنے والا اس کے ساتھ اللہ نے بھلائی کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا...

علماء مشاہیر کا سردار معزز فاضلوں کا انتخاب دین و ملت کی سعادت نہایت محمود سیرت ہر علم میں پسندیدہ صاحب عدل عالم کامل صاحب احسان حضرت مولانا احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ نے نیک ساعت میں مجھ پر احسان کیا کہ سلامت رکھے آفتاب سعادت سے مجھے برکت ملی ہو اسے احسان اور بخشش کے میدان میں ہی غنیمت اللہ تعالیٰ اسکو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔"

مولانا سید اسمٰعیل خلیل محافظ کتب حرم مکہ

عالم باعمل فاضل کامل مفتیوں و منقولوں والا یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ مولوی الشیخ احمد رضا خاں وہ ایسا کیوں نہ ہو، حالانکہ علمائے مکہ اس کے لئے ان فضائل کی گواہیاں دے رہے ہیں اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علمائے مکہ اس کی نسبت یہ گواہیاں نہ دیتے۔ بلکہ میں کہتا ہوں اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے۔ تو البتہ حق و صحیح ہے ؎

نہ اسے کچھ اس پر استبعاد جہان
کہ ایک شخص میں مجموع ہوں جہان

مولانا محمد عبد الحق شیخ الدلائل مکہ مکرمہ

علامہ جلیل۔ دریائے تلاطم بحر ذخار، بہت فضل و کمال والا، صاحب احسان و جود، صاحب شرف و فتوت و حقیقت والا صاحب ذکاء فکر نہایت کرم والا۔ مولانا احمد رضا خاں جو جہاں بھر میں اشاعت کا مالک ہو اور ہر کسی اس...

یکساں لطف فرمائے۔

مولانا سعد دحلان مدرس حرم شریف مکہ مکرمہ

"نادر روزگار، علامہ بے نظیر۔ علامہ جسکے سبب پچھلے اگلوں پر فخر کرتے ہیں جلیل فہم والا جس نے اپنے بیان روشن سے سحبان فصیح البیان کو بھی بے زبان کر دیا جید عالم سرور علماء مسند الشیخ احمد رضا خاں بریلوی۔ اللہ تعالیٰ اسلام و مسلمین کی طرف سے اسکو جزائے خیر دے۔"

مولانا تاج الدین مفتی حنفیہ مدینہ منورہ

"عالم ماہر علامہ مشہور جناب المولی الفاضل الشیخ احمد رضا خاں اللہ اسے اپنے نبی اور دین اور مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے اور اس کی عمر میں برکت دے۔"

مولانا احمد برزنجی مفتی شافعیہ مدینہ منورہ

علامہ کامل ماہر مشہور صاحب تحقیق و تنقیح و توفیق و تدقیق عالم اہلسنت جناب الشیخ احمد رضا خاں بریلوی۔

مولانا سید احمد شیخ المالکیہ مدینہ منورہ

حضرت الشیخ احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اسے نجات اور مقبولوں میں جگہ نصیب کرے۔

مولانا محمد سعید شیخ الدلائل مدینہ منورہ

"اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے پسند کیا اور خدمت شریعت کی توفیق بخشی اور اسے بہتر علم عطا کر کے مدد کی جس سے شبہ کی اندھیری ڈالنے والے اپنے سامان علم سے ایک چھوٹی رات کو چاند بنا دیا ہے ان جوانوں شریعت کا ایسے کامل علماء میں سے جو ہمارے زمانہ میں سب سے زیادہ عظمت والوں سے عالم کبیر علامہ جلیل فہم حضرت الشیخ احمد رضا خاں ہیں اللہ اسے اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے۔"

مولانا محمد بن احمد عمری مدینہ منورہ

"عالم علامہ مرشد محقق کثیر العلم عرفان و معرفت والا معتمد و سخی الاخلاق علامہ استاذ دین کا نشان دستوں کا ماننے والے کا مستند و پشت پناہ فاضل الشیخ احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اس کے فیض کے نوروں سے حقوق کے میدان روشن رکھے۔"

مولانا احمد مکی خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب

"دنیا نے انکار دین حق کی مدد کرنے والے بد مذہبوں کی گردنیں قطع کرنے والی تلوار یہ ہے کہ حضرت فاضل بریلوی کی سستو والوں کا قدم بقدم حرکت کرنے والا الشیخ احمد رضا خاں اللہ اسکو بہترین جزا عطا فرمائے اور مسلمانوں کو...

اس کی درازی عمر سے نفع بخشے آمین۔

قارئین! اعلیحضرت امام اہل سنت کی عظیم شخصیت کے متعلق اختصار کے پیش نظر صرف چند اکابر علمائے حرمین کے ارشادات مبارکہ نقل ہوئے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے کتاب مستطاب "حسام الحرمین" شریف ملاحظہ فرمائیں۔

(تکملہ صفحہ ۷ کا) ...آفتاب۔ دنیا میں پیدا ہو کر پھر دل اہل اسلام پر آ گئے
ہیں۔ ستارے، ظلام اور تحفے مختلف کلام اللہ لنگے فاضلوں پر فقہ اور خبر گیر ان صرف ایک وہ محبوب ذوالجلال والاکرام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ابھی میزان پر آ گئے۔ اعمال تلوانے حسنات کے پلڑے گراں کرائے ابھی صراط پر کھڑے ہیں۔ غلام گزر رہے ہیں وہ دردناک آواز سے عرض کر رہے ہیں۔ رب سلّم سلّم الٰہی بچائے بچائے۔ ابھی حوض کوثر پر جلوہ فرما ہیں پیاسوں کو وہ شربت جانفزا دے رہے ہیں گویا ان مرد ہیں وہاں رفتہ واپس لا رہے ہیں۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضور میری شفاعت فرمائیں۔ فرمایا میں کرنے والا ہوں۔ عرض کی یا رسول اللہ اس روز میں حضور کو کہاں تلاش کروں۔ فرمایا سب میں پہلے صراط پر۔ عرض کی اگر وہاں نہ پاؤں۔ فرمایا میزان پر۔ عرض کی وہاں نہ پاؤں۔ فرمایا حوض کوثر پر کہ ان تین جگہ سے کہیں نہ جاؤں گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک وسلم ابداً۔ آمین۔

للہ انصاف! ہر ان کرم کے ساتھ ہے جہاں میں کسی کے احسان کو کچھ نسبت ہو سکتی ہے۔ پھر کیسا سخت کفران ہے کہ جو ان کی شان میں بدگوئی کرے تو جس کے دل میں ان کی عظمت اور ان کی محبت اس کا ایمان اس کا پاس نام کو بھی باقی ہے۔ ؎

جیس کا زیر دینی پہ ہو بالکن چشتی
بنس للظالمین بدلا

النبی۔ مگر دیوں کو سچا اسلام عطا کرے صدقہ اپنے حبیب کریم کی وجاہت کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مسلم شریف)۔

جانِ ایمان

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

صلی اللہ علیہ وسلم

شانِ الوہیت و عظمتِ رسالت پر ناموس و آبرو کی قربانی

اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات و شانِ الوہیت و عظمتِ رسالت کی حمایت کی بنا پر حضرات علماء حرمین سے آپ کو جن القاب و خطابات سے نوازا گذشتہ صفحہ پر اس کا ذکر آ چکا ہے۔ لیکن یہ ایک عجیب بات تھی کہ ایک طرف تو اکابر علماء حرمین آپ کو ایسے معظم الفاظ سے یاد فرما رہے تھے۔ لیکن اس کے برعکس دوسری طرف آپ کے خلاف محض شانِ الوہیت و عظمتِ رسالت کی حمایت ہی کی بنا پر آپ کے خلاف انتہائی گالی گلوچ و سب و شتم کا سلسلہ شروع تھا۔ مگر آپ اس سلسلہ میں الجھنے کی بجائے عشق و محبتِ رسالت کے نشہ میں سرشار ہو کر حسبِ ذیل مقدس جذبات کا اظہار فرماتے تھے کہ

"وہ بندۂ خدا احمد رضا جو ان دشنامیوں اور ان کے حامیوں کے نزدیک عظمتِ کبریا و عزتِ مصطفےٰ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت و خدمت کے جرم میں سخت سخت گالیوں کے لائق ہے۔ اللہ عزوجل کے لئے یک جہت حرمین طیبین کے معظم عالموں مقدس مفتیوں کے نزدیک انہی فتووں کے باعث ان جلیل مناقب و مدائح کا مستحق ہے۔ ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا۔

حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے اپنے اس بندے کو یہ جاہ و [illegible] دی کہ وہ ان اعاظم اکابر کی ان عظیم مدحوں پر اتراتا نہیں ہے بلکہ اپنے رب کے حسن نعمت کو دیکھتا ہے کہ پاکی ہے تیرے لئے کہ تو نے اس ناچیز کو ان [illegible] پر مجبور فرمایا۔ نہ ان دشنامیوں اور ان کے حامیوں کی گالیوں سے جو وہ روزانہ دیتے اور اخباروں میں چھاپتے ہیں پریشان ہوتا بلکہ شکر بجا لاتا ہے کہ تو نے محض اپنے کرم سے اس نااہل کو اس قابل کیا کہ تیری عظمت اور تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی حمایت کر کے گالیاں کھائے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرکار کے [illegible] میں اس کا چہرہ لکھا جائے کہ الحمد للہ یہ بندۂ خدا کا [illegible] ہے۔ اگرچہ دشنامی حضرات بھی اس جرم پر راضی ہیں کہ وہ محمد رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی سے باز آئیں [illegible] اس بندۂ خدا کو [illegible] گالیاں سنا لیں [illegible] اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی سے باز رہنا اس شرط پر مشروط ہے کہ اس بندۂ خدا کے ساتھ اس کے باپ دادا اکابر علماء [illegible] کو بھی گالیاں دیں۔ تو [illegible] اس کو [illegible] محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کے لئے سپر ہو جائے۔ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں۔

فان ابی ووالدہ وعرضی لعرض محمد منکم وقاء

یعنی اے دشنامیو! میں تمہارے مقابل [illegible] کہ تم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی سے غافل ہو کر مجھے اور میرے باپ دادا کو گالیاں دینے میں مشغول ہو جاؤ۔ میرے باپ دادا کی آبرو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو سپر بنے [illegible] یہ مجھے بدرجہا پسند ہے۔ اس بندۂ خدا [illegible] پاکستان [illegible] اخباروں اور رسالوں میں [illegible] ہیں [illegible] اس طرف التفات کا جواب [illegible] سمجھتا ہے کہ جو وقت مجھے اس لئے عطا فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت کروں [illegible] اچھا ہے [illegible] مجھے [illegible] محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی [illegible] ہے۔ فان ابی ووالدہ وعرضی لعرض محمد منکم وقاء ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (حسام الحرمین [illegible])

علماء و مدیرانِ جرائد کا اجتماع

گذشتہ دنوں لاہور کے ڈپٹی کمشنر جناب میاں محمد شفیع کی عدالت میں علماء و مدیرانِ جرائد کا جو اجتماع ہوئے۔ اس کی رپورٹ اخبارات میں شائع ہو چکی ہے کہ مختلف فرقوں کے علماء اپنے مسلک کی اثباتی تائید کریں اور کسی دوسرے فرقہ کے اکابر کا ذکر توہین آمیز انداز میں نہ کریں۔ اس سلسلہ میں اپنے عقائد و مذہب جناب اہل سنت پر قائم رہتے ہوئے [illegible] ہے اس پر سوادِ اعظم کی تاریخ دلائل گواہ ہے۔ ہم نے تہذیب و اخلاق اور [illegible] کسی فرقہ [illegible] اور کسی پر ناحق [illegible] کی کوشش نہیں کی [illegible] یہی طریقہ رہا ہے کہ اپنے عقائد دوسرے لوگوں سے اختلاف کے باوجود [illegible] ملحوظ رکھا جائے [illegible] اشتعال و اشتعال کی فضا اور ہنگامی صورت پیدا نہ کی جائے [illegible] نہایت معقول و محتاط طریقہ سے اپنے مذہب و مسلک کی تبلیغ و اشاعت کی جائے [illegible] سوادِ اعظم کی روش یہی ہے [illegible] سب پر واضح ہیں۔ [illegible] سوادِ اعظم میں [illegible] سلسلہ شروع ہوا [illegible] کے باوجود حکومت نے اس سلسلہ میں پیدا شدہ صورت حال کا کوئی [illegible] اپنے مذہب و جماعت کے تحفظ و دفاع اور اکابر اہل سنت کے خلاف [illegible] پر مجبور ہو گئے اور حکومت پیدا شدہ صورت حال کا بر وقت محاسبہ [illegible] اس سلسلہ میں حصہ لینے کی ہمیں کوئی ضرورت و حاجت نہ تھی۔ اس کے باوجود ہمیں خوشی ہے کہ [illegible] میں ہم نے پہل کی ہے اور نہ حد سے تجاوز کیا ہے۔ البتہ ہمیں افسوس ہے کہ حکومت نے [illegible] کے باوجود اس سلسلہ میں انتہائی تغافل و تساہل برتا ہے۔ [illegible] جبکہ ڈپٹی کمشنر لاہور کی عدالت میں ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اگر جانبین کے مخاطبین نے حضرات علماء اہل سنت و اکابر اسلام و عامۃ المسلمین کی تکفیر و توہین سے اجتناب کیا۔ اور حکومت نے اپنی ذمہ داری [illegible] پورا کیا۔ تو سوادِ اعظم کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہو سکتی ہے اگر کوئی جماعت مقابلہ [illegible] کی کوشش نہ کرے تو ہمیں کسی سے الجھنے کی کیا ضرورت ہے؟

یاد رہے کہ جہاں تک کسی کی تکفیر و تفسیق کا تعلق ہے یہ ایک خالص شرعی اصول اور مسئلہ ہے اور جانبین کی بحث یہ ہے کہ جس طرح کسی مسلمان کو بلا وجہ شرعی کافر و فاسق قرار دینا حد سے تجاوز ہے اسی طرح عظمتِ [illegible] و شانِ رسالت کی تحقیر و توہین اور [illegible] کے انکار کرنے والے کی تکفیر پر پابندی لگانا بھی اصولِ اسلام سے ناواقفیت ہے [illegible] اس سلسلہ میں ایک مسلمان کے لئے ان دونوں پہلوؤں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ اور جہاں تک علماء اہلِ سنت کا تعلق ہے یہ حقیقت ہے کہ انہوں نے بلا وجہ شرعی کبھی کسی شخص کی تکفیر و تفسیق نہیں کی۔ اس کے ساتھ ہی جانبین پر اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ [illegible] سمجھوتے کے متعلق بعض اخبارات و رسائل میں جو یہ لکھا گیا ہے کہ اس میں یہ طے پایا ہے کہ کسی کی تکفیر و تفسیق نہیں کی جائے گی۔ یہ بات خلافِ واقعہ ہے۔ نہ ہی ڈپٹی کمشنر صاحب کے [illegible] میں کوئی ایسی بات طے ہوئی ہے۔ البتہ یہی اس سمجھوتے کی قرار داد میں اسی قسم کے کوئی الفاظ درج ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جس قرار داد پر دستخط ہوئے ہیں۔ اس کا متن حسبِ ذیل ہے۔

"ہم علماء و مدیرانِ جرائد اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ پاکستان کے تحفظ، بقا اور استحکام کا تقاضا ہے کہ ملک میں کوئی فرقہ وارانہ منافرت نہ ہو۔ اختلاف آراء ایک قدرتی شے ہے لیکن اگر اختلاف کی حد سے تجاوز ہو کر انتشار و افتراق تک پہنچ جائے تو ملک کی فضا کے لئے مسموم ہو [illegible] مختلف فرقوں کے لئے لمحۂ فکریہ [illegible] اس حقیقت کے پیش نظر ہم بر مکتب فکر کے علماء [illegible] خطیب، مقررین اور مدیران جرائد سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے مسلک کی اثباتی تائید کریں۔ اور کسی دوسرے فرقے کے اکابر کا ذکر توہین آمیز انداز میں نہ کریں۔ اور پوری کوشش کریں کہ ملک کی فضا فرقہ وارانہ آلودگی سے محفوظ رہے۔" (روزنامہ [illegible] لاہور، ۲۰ نومبر [illegible])

ہمیں امید ہے کہ [illegible] حکومت و مسائل کے [illegible] ہماری [illegible] کسی سے الجھنے کی کوشش نہ کریں اور [illegible] کے ساتھ قائم رہتے ہیں [illegible] مسلم [illegible] حکومت کو بھی چاہیے کہ [illegible]

تردید قارئین نوٹ کرلیں

۲۱ نومبر کے سواد اعظم میں صفحہ ۵ پر [illegible] کی خدمت میں التماس کے زیر عنوان یہ الفاظ تحریر تھے کہ:۔

"محکمہ اوقاف کے ذمہ دار فرد مولوی عبدالرحمن دیوبندی بہاولپوری نے اسکو اسکے [illegible] کا ناموں پر مبارک باد کا پیغام بھیجکر اپنے مذہب سے نجات دلا دیا ہے ...... "

اس پر محکمہ اوقاف کے ذمہ دار مولوی [illegible] صاحب ناظم امور مذہبیہ محکمہ اوقاف تردید فرماتے ہیں کہ:۔

"محکمہ اوقاف میں چونکہ عبدالرحمن نام کا کوئی فرد جو بہاولپور سے تعلق رکھتا ہو، اور محکمہ میں ذمہ دار منصب پر متعینات ہو میرے علم میں نہیں، اس لئے یہ سب کچھ میری طرف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن میں آپ کی معلومات کیلئے التماس کرتا ہوں کہ آپ نے ہفت روزہ رضوان میں شائع شدہ جس تحسین خط کی طرف اشارہ کیا ہے، وہ میرا نہیں ہے۔ اس خط کے نیچے واضح طور پر عبدالرحمن سابق ملازم محکمہ امور مذہبیہ بہاولپور مہاجر کالونی ماڈل ٹاؤن کے الفاظ مرقوم ہیں۔ شخص کسی محکمہ امور مذہبیہ کا متعلق نہیں رہا۔ ناظم رہا ہوں، اور یہ بات آپ کے علم میں [illegible] کو اس سے قبل کوئی علم نہیں تھا۔ اس واسطے اس خط کی نسبت مجھ سے کرنا کسی صورت درست نہیں ...... "

مولانا موصوف کا تردیدی نوٹ درج ہے [illegible] نوٹ فرمالیں [illegible] اس غلط [illegible] مولانا موصوف سے معذرت خواہ ہے۔ مدیر

حضرت ملک العلماء کی وفات حسرت آیات

دنیائے سنیت میں یہ خبر نہایت رنج و الم سے سنی جائیگی کہ مورخہ ۲۱ نومبر کو حضرت ملک العلماء مولانا مفتی شاہ ظفر الدین صاحب بہاری [illegible] وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مرحوم [illegible] اعلیٰحضرت بریلوی [illegible] کے تلامذہ میں [illegible] مرحوم [illegible] ملک تھے حضرت [illegible] سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ مرحوم کی تصنیفات خاص کر [illegible] نایاب تصنیف ہے۔ جو [illegible] کی زینت بنی ہے۔ [illegible] مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔ ادارہ سواد اعظم [illegible] ایصال ثواب کا [illegible] مغفرت [illegible] قبولیت بخشے۔ (ادارہ)

قبول اسلام

موضع نکھاؤ ضلع شہر سیالکوٹ میں مولانا المولوی جناب برکت علی صاحب مقیم [illegible] کے دست حق پرست پر جن صاحبوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ قبلہ مولانا صاحب نے انکے نام محمد دین، عبداللطیف اور [illegible] رکھے ہیں دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے اور حضرت مولانا صاحب موصوف کی تبلیغ میں برکت عطا فرمائے۔ (محمد صدیق [illegible])

داؤد خیل

انجمن غوثیہ داؤد خیل ضلع میانوالی کے زیر اہتمام ۲۴، ۲۵ نومبر کو ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں فاضل جلیل حضرت مولانا محمد [illegible] المعروف میاں گجرات اور حضرت مولانا حافظ محمد فتح الدین صاحب خطیب میلسی نے حضور سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی عظمت و شان اور صحابہ کرام و اہلبیت عظام علیہم الرضوان اور اولیاء اللہ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے فضائل قرآن و سنت سے بیان کیے۔ (نامہ نگار)

[illegible] کی مشہور تصنیف کتاب

ترجمۃ الشفاء قاضی عیاض

جسکو حامی سنت ناصر ملت حضرت علامہ مفتی غلام معین الدین صاحب نعیمی نے اصل عربی کتاب کا بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا ہے۔

- حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و حالات اور سیرت پاک پر بے مثل ہے۔
- واعظوں خطیبوں کے لیے ایک مستند ذخیرہ ہے
- حامیان اسلام ۔ معاندین مذہب اہلسنت کا مدلل و مسکت جواب ہے۔
- ہر مسلمان اس کو پڑھ کر اپنے ایمان میں نورانیت اور سرور محسوس کرے گا

قیمت حصہ اول چار روپے۔ حصہ دوم چار روپے [illegible] آج طلب کریں۔

تذکرہ [illegible] علم و طریقت [illegible] سلوک و معرفت [illegible] کے لیے [illegible] حضور سیدنا غوث اعظم [illegible] کے [illegible]

شروح الغیب
ترجمہ
فتوح الغیب

تصنیف

امام [illegible] حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی [illegible]

مترجم

فقیہ پاکستان [illegible] غلام معین الدین [illegible]

ملنے کا پتہ

مکتبہ سواد اعظم، لال کھوہ، موچی گیٹ، لاہور

مَنْ یُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ

جس نے رسول کی پیروی کی اس نے بیشک اللہ کی اطاعت کی

انجمن حزب الرسول!

۲۱ نومبر کو سواد اعظم میں انجمن حزب الرسول کے قیام کا اعلان کیا گیا، بحمدہ تعالیٰ ملک کے مختلف حصوں سے ممبر سازی کی آمد شروع ہوگئی ہے جن کے نام ہم سلسلہ وار شائع کر رہے ہیں ہر سنی کا فرض ہے کہ وہ اس انجمن کا ممبر بنے۔ فارم ممبری اخبار میں شائع ہو رہا ہے۔ اغراض و مقاصد مفصل آئندہ کسی وقت شائع ہوں گے۔ صرف اتنا یاد رکھیئے کہ پاکستان ہم نے بنایا ہے پاکستان کے مخالفین کے ہر فتنہ و شورش اور ان کی فساد انگیزیوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوکر استحکام پاکستان، تحفظ مذہب حق کے لیے ہر ممکن سعی بجا لانا ہے۔ ذیل میں ان ناموں کا سلسلہ شروع ہے جنہوں نے ہمارے اعلان پر ملک و ملت اور مذہب حق کی خدمت کی خاطر قربانی کا عزم بالجزم کا اظہار کیا ہے:۔

۳۹ - محمد لطیف ولد [illegible] ۔ [illegible]
۴۰ - محمد افضل علی ولد [illegible] " "
۴۱ - ریاض احمد [illegible] ولد [illegible]
۴۲ - میاں محمد رشید [illegible] خراب گڑھ
۴۳ - ڈاکٹر حکیم [illegible] ولد [illegible]
۴۴ - احمد علی ولد [illegible] " "
۴۵ - محمد حنیف [illegible] " "
۴۶ - حشمت علی ولد غلام نبی " "
۴۷ - [illegible] ولد رحیم بخش " "
۴۸ - محمد عثمان غنی ولد [illegible] میاں محمد [illegible]
۴۹ - ماسٹر محمد حسین ولد عبدالرحمن [illegible] جہلم
۵۰ - ماسٹر [illegible] ولد [illegible] [illegible]
۵۱ - چوہدری [illegible] ولد [illegible] " "
۵۲ - [illegible] نظام الدین ولد کرم دین " "
۵۳ - غلام [illegible] ولد غلام محمد " "
۵۴ - محمد [illegible] ولد [illegible] سیالکوٹ شہر
۵۵ - [illegible] [illegible]
۵۶ - شیخ [illegible] ...... لاہور
۵۷ - شیخ محمد [illegible] ولد میاں [illegible] لاہور
۵۸ - حافظ کرم بخش [illegible] ملتان
۵۹ - ماسٹر ناظر حسین ولد میاں [illegible] گڈیالہ ضلع سیالکوٹ

باقی آئندہ

نعت شریف

از غلام حسین صاحب عمل [illegible] جماعت دہم ڈی بی گورنمنٹ ہائی اسکول سیالکوٹ

دل میں ہے میرے روشن توحید کی عظمت بھی
توحید سکھاتی ہے تعظیم رسالت بھی

ناموس رسالت پر اک آنچ نہ آنے دوں
میں جان پہ قربان کردوں کونین کی دولت بھی

پاتے ہیں مراد اپنی سب گو وہ نہیں کرتے طلب
دونوں ہیں کمال ان میں رحمت بھی جلالت بھی

میں مرد مسلماں ہوں مجھ سے نہیں ہوسکتا
کلمہ بھی پڑھیں انکا پھر ان سے عداوت بھی

ہر ایک کو ملتا ہے کب گنج گراں مایہ
انکی ہی عنایت ہے یہ داغ محبت بھی

زاہد نے نمازوں کا انبار لگا ڈالا
یہ بھی تو کوئی پوچھے ہے ان سے محبت بھی

بے انکی محبت کے جینا بھی جہنم ہے
اور انکے تصور میں راحت ہے مصیبت بھی

یوں تو ہے کرم مجھ پر ہوں حلقہ بگوش انکا
اے کاش کبھی بخشیں بے پردہ زیارت بھی

قرآن معظم نے برہان کہا ان کو
آئینہ حق انکی صورت بھی ہے سیرت بھی

اس پائے مبارک سے چھو جائے ہم اگر جائے
وہ عرش سے ہو آئے کیا چیز ہے نسبت بھی

وہ حاضر و ناظر ہیں بیشک ہیں مجھ کو نظر ہو
ہر چیز کو شامل ہے جب دامن رحمت بھی

سکتے ہیں قبضوں پر بے خاص نظر ان کی
سینے سے لگانے میں اسواسطے قربت بھی

رکھ یاد تجمل کیا ایمان کے معنی ہیں
ہو خوف خدا دل میں سرکار کی الفت بھی

شگوفے

از عطاء المصطفیٰ جمیل کوٹلوی

● "اس جگہ پیشاب کرنا منع ہے ورنہ پولیس کے حوالہ کیا جائے گا" مذکورہ الصدر عبارت اکثر سرکاری اور غیر سرکاری عمارات کی دیواروں پر لکھی ہوتی ہے۔ اس طرح اگر کوئی تعلیم یافتہ صاحب اس پر عمل کرتا ہوا دیکھا جائے تو واقعی وہ مستوجب سزا ہے۔ لیکن اگر کوئی اَن پڑھ اس عبارت کو پڑھے بغیر ایسا کر دے تو اس پر کوئی قانونی گرفت نہیں ہو گی۔ پھر وہ کہا جائے گا کہ مجھے پولیس کے حوالہ کیوں کیا جاتا ہے۔ ہاں اگر تیرے مالک نے پیشاب کیا ہوتا تو اسے ہم ضرور حوالہ پولیس کرتے۔

● "الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ" یہ قرآن پاک کی آیت ہے جس کا ترجمہ ہے کہ زانی مرد اور عورت کو سو سو کوڑے مارو۔ شادی شدہ ہوں تو انکو رجم (سنگسار) کرو۔ اگر چار مسلمان گواہی دیں کہ انہوں نے یہ کام کرتے دیکھا ہے تو پھر ایسا کرو۔ تو ہم کہیں گے حضور ہمارے اپنے پہلے کلمہ پڑھو۔ اسکے بعد اگر آپ یہ فیصلہ کریں تو یقیناً آپ پر اسلامی قانون لاگو ہو گا۔ فی الحال آپ کے ازم پر ہماری حکومت دارو گیر میں ہے۔

● وہ لڑائی جھگڑا ہو یا سرقہ، بے جرم پکڑا گرفتار ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کہیں زیادہ سردار پکڑا جائے تو وہ اس پر مقدمہ چلایا جاتا ہے اور نہ وہ گرفتار کیے جاتے ہیں۔

● ہمارے معاشی کے ذہنی اختلافات بہت زیادہ ہیں کہ بعض ہم سے بڑے بڑے ہیں۔ مت سمجھو کہ اگر کوئی تدرست ہو تو اسکو روکا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی بیمار ہو تو اسکو کچھ نہیں کہا جاتا۔ سب جانتے ہیں کہ یہ بیماری ہے اس سے کئی لوگ مر گئے ہیں۔

● اسٹیشن پر بغیر ٹکٹ کے گاڑی میں بیٹھ کر سفر کرنے والے مسافروں سے ٹکٹ مانگا جاتا ہے۔ اگر کوئی وہ ادا نہ کرے تو اسکو گرفتار کر لیا جاتا ہے لیکن اسٹیشن پر جو ٹکٹ چیکر چھوڑ دے اور جو گیٹ میں سے گزر جائے تو وہ گرفتار کیا جاتا ہے۔ اور اس پر مقدمہ چلایا جاتا ہے۔

ہم کون ہیں؟ — تاریخ کی روشنی میں

آئندہ سے ہم اپنے اسلاف کے کارنامے اور مجاہدانہ سرگرمیوں کا تذکرہ شروع کر رہے ہیں

سرکاری اعلان - و - اصل دستخطی معاہدہ

ہم علی وجہ البصیرت اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ پاکستان کے تحفظ و بقاء و استحکام کا تقاضا یہ ہے کہ ملک میں کوئی فرقہ وارانہ تنازعہ و مناقشہ نہ ہو۔ اختلاف ایک قدرتی شے ہے۔ لیکن اسکا اختلاف کسی حد سے متجاوز ہو کر خلفشار و انتشار اور افتراق و انشقاق تک پہنچ جانا، نہ مفاد ملک کے لیے نافع ہے، نہ اغراض دینی کے لیے سود مند۔

مذکورہ حقیقت کے پیش نظر ہم ہر مکتب فکر کے علمائے کرام، خطباء، مقررین و واعظین اور مدیران جرائد سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے مسلک کی اثباتی تائید کریں۔ انکا لب و لہجہ خوشگوار اور علمی ہو۔ اور کسی دوسرے فرقہ کے اکابر افراد کا ذکر توہین آمیز و مناقشانہ انداز میں نہ کریں۔ اور پوری کوشش کریں کہ ملک کی فضاء فرقہ وارانہ آلودگی سے ملوث و مکدر نہ ہو۔

تردید مذکورہ بالا مضمون پر ہر مکتب فکر کے زعماء و علماء کے دستخط ہیں۔ "کوہستان" پٹھان بادہ کسی بنا پر ایسی حاشیہ آرائی جو اس اصل سرکاری اعلان میں ہیچ ہم اس کی تردید کرتے ہیں، اور ان جرائد کو جنہوں نے اسکو غلط رنگ دیکر اخبار آرائی کی ہے ہم ان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اور حکومت سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ صحیح قدم اٹھائے۔

مدیر سواد اعظم لاہور ۷۔ دسمبر ۱۹۶۳ء

صدر بزم غوثیہ تھے حضرت احمد رضا

(از غلام قطب الدین احمد اشرفی مہتمم ہمدانی نائب مدیر ...)

نائب خیرالورٰی تھے حضرت احمد رضا	ظل محبوب خدا تھے حضرت احمد رضا
زاہد و عابد خدا کے پیکر صبر و رضا	بے تصنع بے ریا تھے حضرت احمد رضا
صاحب علم و عمل اور تابع احکام دیں	فیض ختم الانبیاء تھے حضرت احمد رضا
زیرک و ذی فہم عالم اور محقق بے بدل	کیا بتاؤں لوگ کیا تھے حضرت احمد رضا
شارح قرآن و سنت ناشر دین متین	سنیوں کے پیشوا تھے حضرت احمد رضا
رازدار سر وحدت واقف شان نبی	حامی دین خدا تھے حضرت احمد رضا
عالم علم شریعت شہسوار معرفت	صدر بزم غوثیہ تھے حضرت احمد رضا
رہبر راہ طریقت اور حقیقت آشنا	مقتدائے اصفیا تھے حضرت احمد رضا
تھے مجدد اس صدی کے بے مثال و بے بدل	اہل سنت پر فدا تھے حضرت احمد رضا
وہ ابوبکر و عمر، عثمان و حیدر کی طرح	جاں نثار مصطفیٰ تھے حضرت احمد رضا
گلشن نعت حبیب کبریا کے باغباں	عندلیب خوشنوا تھے حضرت احمد رضا
دشمنان دین حق کا سر کچلنے کے لیے	مستعد صبح و مسا تھے حضرت احمد رضا

احمدؔ ان کا آستاں ہے مرکز علم و ادب

منبع فیض و کرم تھے حضرت احمد رضا

فون نمبر ۷۶۳۰۰ گرام مونی ۵۵۵

طب یونانی کے دو بہترین تحفے

کسی بات کا بھول جانا ایک عام مرض ہے

دراصل یہ دماغی کمزوری کا نتیجہ ہوتا ہے قوت حافظہ کی اصلاح کیلیے

روشن دماغ

جادو کا اثر رکھتی ہے چند روز کے استعمال سے ہی آپ اپنی یادداشت پر مکمل اختیار کر سکتے ہیں۔ فی شیشی چار روپے

حب لقوہ

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی اعصاب دوا ہیں، ہر قسم کی مایوسیاں دور کر کے اعصاب میں چستی و طاقت پیدا کرتی ہیں۔ دل و دماغ اور گردہ و مثانہ کی تقویت کے لیے عجیب و غریب چیز ہے۔ استعمال مشروط ہے

ایم افضل مشہر یونانی لیبارٹری۔ لال کنواں، موچی گیٹ لاہور

پاک سنی تنظیم کی سرگرمیاں

وزیر خان جیکان - امیر اعلیٰ پاک سنی تنظیم حضرت مولانا غلام جہانیاں صاحب نے پاک سنی تنظیم مولانا محمد شریف صاحب نوری کے مشورہ سے فضلی اور چند ڈویژنل ناظمین مقرر کئے ہیں۔ ان میں ڈویژن ملتان، لاہور، بہاولپور، سرگودھا، کراچی اور حیدرآباد کے ڈویژنل ناظمین بالترتیب مولانا حافظ بخش صاحب، مولانا سلطان احمد فاروقی، سید عبدالوہاب شاہ، سید امان اللہ شاہ، مولانا عبدالسلام اور خادم حسین۔ ان ڈویژن کے اضلاع ملتان، منٹگمری، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، بہاولپور، رحیم یار خان، بہاولنگر، سرگودھا، میانوالی، کراچی اور حیدرآباد کے ناظمین بالترتیب مولانا فیض الرحمٰن، مسعود احمد، سید محمد علی شاہ، سید اللہ بخش، مولانا محمد رفیق، عبدالعزیز، محمد میاں، سید محبوب شاہ، حافظ سراج احمد، امان اللہ، سید احمد شاہ، مولانا صابر، نرنگ وارث کراچی اور قاضی بیت الدین صاحب کو مقرر کیا گیا ہے۔ ابتک پاک سنی تنظیم کی سینکڑوں شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور پاک سنی تنظیم کے مبلغین تبلیغ کر رہے ہیں۔ ضلع بہاولپور میں کتابیں اور اشتہارات میں بھی کام شروع ہو گیا ہے۔

امیر اعلیٰ پاک سنی تنظیم نے فرمایا کہ تنظیم صرف ایک تبلیغی جماعت ہے۔ جو کہ مسلمانوں کو راہ مستقیم پر چلائے گی اور اصلاح معاشرہ کرے گی۔ انہوں نے مسلمانان پاکستان سے اپیل کی کہ مرکز، ڈیرہ غازی خان سے مشورہ کر کے انجمن اور جماعت کے صحیح منصوبے کے ساتھ تبلیغ دین کریں۔ ناظم نشر و اشاعت پاک سنی تنظیم ڈیرہ غازی خان

ہری پور ہری پور میں اہل سنت و جماعت کی چند افراد نے مل کر ایک انجمن کی تشکیل کی جسکا نام انجمن غوثیہ رکھا گیا۔ اس انجمن کا مقصد یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کی تبلیغ پھیلانا اور مناسب مقامات پر دارالعلوم کا قیام عمل میں لانا اور ہر مہینے کی گیارھویں تاریخ کو ایک تبلیغی جلسہ کرانا جسکا پہلا جلسہ ۲۲ رجب کو ہو رہا ہے۔ اس میں حضرت مولانا محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی حاضرین جلسہ سے خطاب فرمائیں گے۔ انجمن کے امیر مولانا محمد رحیم صاحب نیلوفر فیکٹری اور نائب امیر حضرت مولانا محمد نصیر صاحب گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر ۱ اور ناظم صاحب ... اور سیکرٹری شیخ محمد خالد صاحب منتخب ہوئے ان حضرات کی زیر سرپرستی انجمن کام کر رہی ہے۔ ناظم نشر و اشاعت